

کتابِ دانی ایل - نمبر اسی

رویائوں کا اختتام اور آغاز: 1884 میں ایلن وائٹ کی آخری کھلی رؤیا اور اس کی اہمیت

Jeff Pippenger

2024-02-13

1884 میں، ایلن وائٹ کو ان کا آخری کھلا رویا ملا۔ یہ پورٹ لینڈ، اوریگن میں ملا۔ ان کا پہلا کھلا رویا 1844 میں پورٹ لینڈ، مین میں ملا۔ یسوع ہمیشہ کسی چیز کے انجام کو اس کے آغاز کے ذریعے واضح کرتا ہے۔

وقت کے گزر جانے کے کچھ ہی عرصے بعد، 1844 میں، مجھے پہلی رویا دی گئی۔ میں پورٹ لینڈ میں مسز بینز کے ہاں گئی ہوئی تھی، مسیح میں ایک پیاری بہن، جن کا دل میرے دل سے بندھا ہوا تھا؛ ہم پانچوں—سب کی سب عورتیں—خاندانی مذبح پر خاموشی سے گھٹنوں کے بل جھکی ہوئی تھیں۔ جب ہم دعا کر رہی تھیں، خدا کی قدرت مجھ پر اس طرح نازل ہوئی جیسی میں نے پہلے کبھی محسوس نہ کی تھی۔

مجھے یوں محسوس ہوا کہ میں روشنی سے گھرا ہوا ہوں اور زمین سے بلند سے بلندتر اٹھایا جا رہا ہوں۔ میں دنیا میں اہل آمد کو تلاش کرنے کے لیے پلٹا، مگر انہیں نہ پا سکا کہ ایک آواز نے مجھ سے کہا، "پھر دیکھو، اور ذرا اوپر دیکھو۔" اس پر میں نے اپنی نگاہیں بلند کیں اور ایک سیدھا اور تنگ راستہ دیکھا جو دنیا سے بہت اوپر بلند کیا گیا تھا۔ اسی راستے پر اہل آمد اُس شہر کی طرف سفر کر رہے تھے جو راستے کے آخری سرے پر تھا۔ راستے کے آغاز پر ان کے پیچھے ایک تابناک روشنی قائم تھی جس کے بارے میں ایک فرشتے نے مجھے بتایا کہ یہ "ادھی رات کی پکار" ہے۔ [دیکھیں متی 25:6]۔ یہ روشنی پورے راستے پر چمکتی رہی اور ان کے قدموں کے لیے روشنی دیتی رہی، تاکہ وہ ٹھوکر نہ کھائیں۔

اگر وہ اپنی نگاہیں یسوع پر قائم رکھتے، جو ان کے عین سامنے تھا اور انہیں شہر کی طرف لے جا رہا تھا، تو وہ محفوظ رہتے۔ مگر جلد ہی بعض تھک گئے اور کہنے لگے کہ شہر بہت دور ہے، اور انہیں توقع تھی کہ وہ اس میں پہلے ہی داخل ہو چکے ہوتے۔ تب یسوع انہیں حوصلہ دیتا، اپنا جلالی دایاں بازو اٹھا کر؛ اور اس کے بازو سے ایک روشنی ظاہر ہوتی جو ظہور کے قافلے پر لہر سی بن کر چھا جاتی، اور وہ پکار اٹھتے: 'ہللوپاہ!' کچھ نے جلدبازی میں اپنے پیچھے والی روشنی کا انکار کیا اور کہا کہ انہیں اتنی دور تک خدا نہیں لے آیا تھا۔ پس ان کے پیچھے کی روشنی بجھ گئی، ان کے قدم کامل تاریکی میں رہ گئے، اور وہ ٹھوکر کھا گئے اور نشانِ راہ اور یسوع دونوں کو نظروں سے کھو بیٹھے، اور راستے سے لڑھک کر نیچے تاریک اور شریر دنیا میں جا گرے۔ عیسائی تجربہ اور تعلیمات، ایلن جی۔ وائٹ، 57۔

ایلن وائٹ کی چھ جلدوں پر مشتمل سوانحِ عمری، جو اُن کے پوتے آر تھر ایل۔ وائٹ نے لکھی، میں 1893 کے جنرل کانفرنس اجلاس میں جان لافبرو کا دیا ہوا ایک بیان درج ہے۔

Loughborough نے نو سال بعد جنرل کانفرنس کے اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے کہا: "میں نے سسٹر وائٹ کو رؤیا میں تقریباً پچاس مرتبہ دیکھا ہے۔ پہلی بار تقریباً چالیس سال پہلے تھی۔ ... ان کی آخری کھلی رؤیا 1884 میں پورٹ لینڈ، اوریگن کے کیمپ گراؤنڈ میں تھی۔" Ellen White، Biography جلد 3، 256۔

وہ 1884 کے بعد بھی خواب اور رؤیا دیکھتی رہیں، لیکن برسرِ عام پیش آنے والی رؤیائیں اپنے آغاز کے ٹھیک چالیس سال بعد ختم ہو گئیں، اور پہلی اور آخری کھلی رؤیا دونوں پورٹ لینڈ نامی شہروں

میں ہی پیش آئیں۔ پہلا شہر ریاست ہائے متحدہ کے مشرقی ساحل پر، اور آخری شہر مغربی ساحل پر تھا۔ کچھ لوگ یہ کہنا چاہیں گے کہ یہ حقیقت محض انسانی اتفاق کے سوا کچھ نہیں، اور دوسرے کہیں گے کہ کھلی رُباؤں کا مقصد پورا ہو چکا تھا، اس لیے خداوند نے انہیں چالیس سال بعد ختم کر دیا۔

اصل وجہ یہ ہے کہ جو نبوت کا عطیہ میلرائٹ تحریک کو دیا گیا تھا، اُس کے خلاف نافرمانی اور بغاوت میں اضافہ ہو رہا ہے۔

اوکلینڈ آنے کے بعد مجھے بیٹل کریک کے حالات کا ایسا احساس گھیرے رہا کہ میں بوجھ تلے دب گئی، اور میں کمزور تھی، آپ کی مدد کرنے سے بالکل عاجز۔ مجھے معلوم تھا کہ بے اعتقادی کا خمیر کام کر رہا تھا۔ جو لوگ خدا کے کلام کی صاف ہدایات کو نظرانداز کرتے تھے وہ ان گواہیوں کو بھی نظرانداز کر رہے تھے جو انہیں اسی کلام پر دھیان دینے کی تاکید کرتی تھیں۔ گزشتہ سردیوں میں جب میں ہیالڈزبرگ میں تھی، تو میں بہت دعا میں رہی اور فکر و غم کے بوجھ تلے دبی ہوئی تھی۔ مگر ایک وقت ایسا آیا کہ جب میں دعا میں تھی تو خداوند نے تاریکی ہٹا دی، اور ایک عظیم نور نے کمرے کو بھر دیا۔ خدا کا ایک فرشتہ میرے پہلو میں تھا، اور مجھے یوں لگا کہ میں بیٹل کریک میں ہوں۔ میں آپ کی مجالس، مشاورت میں تھی؛ میں نے کہے گئے الفاظ سنے، میں نے ایسی باتیں دیکھیں اور سنیں کہ کاش، اگر خدا چاہتا، تو وہ ہمیشہ کے لیے میری یادداشت سے محو ہو جاتیں۔ میری روح اس قدر مجروح ہوئی کہ مجھے نہ معلوم تھا کہ کیا کروں یا کیا کہوں۔ کچھ باتیں میں بیان نہیں کر سکتی۔ مجھے حکم دیا گیا کہ اس کے بارے میں کسی کو نہ بتاؤں، کیونکہ بہت کچھ ابھی ظاہر ہونا باقی تھا۔

مجھے کہا گیا تھا کہ مجھے دی گئی روشنی کو سمیٹ لوں اور اس کی کرنوں کو خدا کے لوگوں پر چمکنے دوں۔ میں یہ کام اخبارات میں مضامین کے ذریعے کرتی رہی ہوں۔ کئی مہینوں تک میں تقریباً ہر صبح تین بجے اٹھتی رہی اور بیٹل کریک میں مجھے دی گئی آخری دو شہادتوں کے بعد لکھے گئے مختلف مواد کو جمع کرتی رہی۔ میں نے یہ امور لکھ کر آپ تک جلدی پہنچائے؛ لیکن میں نے اپنی مناسب دیکھ بھال کرنے میں غفلت کی، اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ میں اس بوجھ کے نیچے دب گئی؛ میری تمام تحریریں اس قدر مکمل نہ ہو سکیں کہ جنرل کانفرنس تک آپ تک پہنچ پاتیں۔

پھر دعا کے دوران خداوند نے خود کو ظاہر کیا۔ میں ایک بار پھر بیٹل کریک میں تھا۔ میں بہت سے گھروں میں تھا اور آپ کی میزوں کے گرد آپ کی باتیں سنیں۔ تفصیلات بیان کرنے کی مجھے اب اجازت نہیں۔ مجھے امید ہے کہ مجھے ان کا ذکر کرنے کے لیے کبھی نہ کہا جائے۔ میں نے چند نہایت پراثر خواب بھی دیکھے۔

"تم کس آواز کو خدا کی آواز تسلیم کرو گے؟ خداوند کے پاس تمہاری غلطیوں کی اصلاح کرنے اور تمہیں تمہارا راستہ جیسا کہ وہ بے دکھانے کے لیے کون سی قدرت محفوظ ہے؟ کلیسیا میں کام کرنے کے لیے کیا قدرت باقی رہ گئی ہے؟ اگر تم اس وقت تک ایمان لانے سے انکار کرو جب تک بے یقینی کا ہر سایہ اور شک کا ہر امکان دور نہ ہو جائے، تو تم کبھی ایمان نہیں لاؤ گے۔ وہ شک جو کامل علم کا مطالبہ کرتا ہے کبھی ایمان کے آگے سر نہیں جھکائے گا۔ ایمان دلائل پر قائم ہوتا ہے، مظاہرے پر نہیں۔ جب ہمارے اردگرد دوسری آوازیں ہمیں اس کے برعکس راہ اختیار کرنے پر اکساتی ہیں، تب خداوند ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ ہم فرض کی آواز کی اطاعت کریں۔ اس کے لیے ہم سے سنجیدہ توجہ درکار ہے کہ ہم اس آواز کو پہچانیں جو خدا کی طرف سے بولتی ہے۔ ہمیں اپنے میلانات کا مقابلہ کر کے انہیں مغلوب کرنا ہے، اور حیل و حجت یا سمجھوتے کے بغیر ضمیر کی آواز کی اطاعت کرنی ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کے تقاضے خاموش ہو جائیں اور ارادہ اور جذبہ قابو سنبھال لیں۔ خداوند کا کلام ان سب تک پہنچتا ہے جو اس کے روح کی اس طرح مزاحمت نہیں کرتے کہ سینے اور اطاعت نہ کرنے کا پکا ارادہ کر لیں۔ یہ آواز تنبیہات، نصیحتوں اور ملامت میں سنی جاتی ہے۔ یہ

اس کے لوگوں کے لیے خداوند کا روشنی کا پیغام ہے۔ اگر ہم زیادہ بلند پکاروں یا بہتر مواقع کا انتظار کریں، تو ممکن ہے روشنی واپس لے لی جائے، اور ہم تاریکی میں چھوڑ دیے جائیں۔ "ٹیسٹیمونیز، جلد 5، 68۔

سسٹر وائٹ نے نشاندہی کی کہ اگر نبیہ کی حیثیت سے اپنی خدمت کے خلاف مسلسل بغاوت ظاہر کی جائے تو "نور واپس لے لیا جا سکتا ہے، اور" لاوڈیکائی ایڈونٹسٹ ازم "تاریکی میں چھوڑ دیا جائے گا۔" 1915 میں، نور واپس لے لیا گیا۔ خدا ماضی میں بھی اور آج بھی چلے کسی نبی یا نبیہ کو اٹھانے کی پوری قدرت رکھتا ہے۔ اُس نے ایلیا کا جانشین بنانے کے لیے الیشع کو اٹھایا، لیکن 1915 کے بعد کوئی زندہ نبی نہیں اٹھایا گیا، کیونکہ خداوند نے "نور واپس لے لیا تھا۔"

جب بہن وائٹ کے خوابوں اور رویاؤں کی بات آتی ہے، تو اس سلسلے کے تین ادوار تھے۔ پہلا دور چالیس برس پر محیط تھا، جس میں رویائیں عوام کے سامنے واقع ہوتیں، تاکہ جن لوگوں کی موجودگی میں وہ پیش آتیں ان کے ذہنوں میں اس عطیہ کی تصدیق قائم کی جا سکے۔ پھر 1884 سے ان کی 1915 میں وفات تک، رویائیں اور خواب بدستور خدا کے لوگوں کی تعمیر ایمان کے لیے دیے جاتے رہے، مگر یہ نجی طور پر دیے جاتے تھے۔ تیسرا دور 1915 میں شروع ہوا، اور اس نے یہ ثبوت فراہم کیا کہ لاوڈیکائی ایڈونٹسٹ تحریک ارتداد کی تاریکی میں تھی۔

قدیم اسرائیل جدید اسرائیل کی عکاسی کرتا ہے، اور اُس دور میں جب بغاوت پوری طرح سر اٹھائے ہوئے تھی جس کی نمائندگی عیسیٰ اور اُس کے دو بیٹے، حفنی اور فینحاس، کرتے تھے، وہاں "کوئی کھلا رؤیا" نہ تھا۔ اس کی وجہ ان کی شدید نافرمانی اور بغاوت تھی۔ خدا نہیں بدلتا۔

عیسیٰ کے گھرانے کو ایک اور تنبیہ دی جانی تھی۔ خدا سردار کاہن اور اس کے بیٹوں سے ہم کلام نہ ہو سکا؛ ان کے گناہوں نے گھنے بادل کی مانند اُس کے روح پاک کی حضوری کو چھپا دیا تھا۔ لیکن بدی کے درمیان بھی بچہ سموئیل خدا کے ساتھ وفادار رہا، اور عیسیٰ کے گھرانے کے خلاف عدالت کا پیغام ہی سموئیل کی بطور نبی خدا تعالیٰ ماموریت ٹھہرا۔

"ان دنوں خداوند کا کلام نایاب تھا؛ کوئی کھلی رؤیا نہ تھی۔ اور ایسا ہوا کہ اس وقت جب عیسیٰ اپنی جگہ لیٹ گیا، اور اس کی آنکھیں دھندلانے لگیں حتیٰ کہ وہ دیکھ نہ سکتا تھا؛ اور اس سے پیشتر کہ خدا کا چراغ خداوند کی ہیکل میں، جہاں خدا کے عہد کا صندوق تھا، بجھ جاتا، اور سموئیل سونے کو لیٹ چکا تھا؛ تب خداوند نے سموئیل کو پکارا۔" یہ سمجھ کر کہ وہ آواز عیسیٰ ہی کی ہے، وہ بچہ جلدی سے کاہن کے بستر کے پاس گیا اور کہا، 'میں حاضر ہوں؛ کیونکہ آپ نے مجھے پکارا۔' جواب ملا، 'میں نے نہیں پکارا، میرے بیٹے؛ پھر لیٹ جا۔' تین بار سموئیل کو پکارا گیا، اور اس نے تینوں بار اسی طرح جواب دیا۔ تب عیسیٰ کو یقین ہو گیا کہ یہ پراسرار پکار خدا کی آواز ہے۔ خداوند نے اپنے برگزیدہ خادم، اس سپیدموی بوڑھے شخص کو نظر انداز کر کے، ایک بچے سے ہمکلام ہونا منظور کیا تھا۔ یہ خود عیسیٰ اور اس کے گھرانے کے لیے کڑی مگر بجا سرزنش تھی۔ "آباء و انبیاء، 581۔"

عیسیٰ کے گھرانے کے ارتداد کے زمانے میں کوئی کھلی رویا نہ تھی، کیونکہ ان دنوں خداوند کا کلام "قیمتی" تھا۔ "قیمتی" کے طور پر ترجمہ کیا گیا عبرانی لفظ کے معنی "نایاب" ہیں۔ 1844 سے 1884 تک لاوڈیکائی ایڈونٹسٹ تحریک کو "کھلی رویا" دی جاتی رہی۔ ان کا آغاز فلاڈلفیائی ملٹرائٹ تحریک کی تاریخ میں ہوا، اور 1856 میں یہ شناخت ہونے لگی کہ فلاڈلفیائی تحریک لاوڈیکائی تحریک میں منتقل ہو چکی تھی، لیکن کھلی رویا جاری رہی، کیونکہ خدا دیرغضب اور رحیم ہے۔

پھر 1863 میں بنیادی سچائیوں کے خلاف بغاوت شروع ہوئی، لیکن "کھلے مکاشفات" 1884 تک جاری رہے۔ پھر ایک تبدیلی واقع ہوئی۔ حزقی ایل کے اٹھویں باب میں چار مکروہات کو نوعیت کے لحاظ سے درجہ بدرجہ بڑھتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ 1884 پہلی نسل کے قریب اختتام اور دوسری نسل کے آغاز کی

نمائندگی کرتا ہے۔ ایڈونٹسٹ تاریخ میں درج ہے کہ 1881 میں، اور پھر 1882 میں، بغاوت میں دو نمایاں اضافے واقع ہوئے۔

1881 میں، جنرل کانفرنس کے صدر (جارج بٹلر) نے مضامین کا ایک سلسلہ تحریر کیا اور انہیں "ریویو اینڈ ہیرالڈ" میں شائع کیا، جن میں انہوں نے یہ دلیل دی کہ بائبل کے بعض حصے دیگر حصوں کے مقابلے میں زیادہ الہامی ہیں، اور اپنے مضامین کے اختتام پر انہوں نے درحقیقت بائبل کے کچھ حصوں کی نشاندہی کی جو الہامی نہیں تھے۔ اس کے بعد 1882 میں، یوریاہ اسمتھ—جو اشاعتی کام کے رہنما اور اس وقت تعلیمی کام کے بھی سربراہ تھے—نے یہ تعلیم دینا شروع کیا کہ جب سسٹر وائٹ کو مستقبل کی پیش گوئیاں یا ماضی کی مقدس تاریخ دکھائی جاتی تھی تو ان کے الفاظ الہامی ہوتے تھے، لیکن ان کا استدلال یہ تھا کہ جب وہ کلیسیا کے اراکین کی ذاتی کوتاہیوں کی نشاندہی کرتی تھیں تو وہ محض ان کی انسانی رائے تھی۔

1881 میں کنگ جیمز بائبل کے اختیار کے خلاف ایک کھلا حملہ شیطان نے کلیسا کے صدر کو ذریعہ بنا کر کیا، اور پھر اگلے سال تعلیمی اور اشاعتی کام کے رہنما نے روح نبوت کے اختیار پر اسی طرح کا حملہ کیا۔ گواہی یہ ہے کہ 1884 سے ان دنوں کوئی علانیہ رویا نہیں تھی۔ 1863 سے 1881 تک بغاوت بڑھ کر اس حد تک پہنچ گئی تھی کہ اس میں بائبل اور روح نبوت بھی شامل ہو گئیں، اور اب یہ صرف بنیادوں کے انکار کی نمائندگی نہیں کرتی تھی۔

وہ چار رجاسات جن کا ذکر حزقی ایل کے باب آٹھ میں ہے، بزرگ مردوں کے ذریعے سرزد ہوتی ہیں، جو یروشلم کی قیادت کی نمائندگی کرتے ہیں، اور یہ قیادت 1863 میں لاودکیائی ایڈونٹسٹ تحریک کے طور پر ایک قانونی کلیسیائی ادارے کی حیثیت سے شروع ہوئی تھی۔ اسی زمانے میں ریویو اینڈ ہیرالڈ میں ایک مضمون شائع ہوا جس کی تصنیف کو بعض مؤرخین جیمز وائٹ سے منسوب کرتے ہیں، اگرچہ اس مضمون کے دستاویزی شواہد بطور اصل مصنف زیادہ تر یوریاہ اسمتھ ہی کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ بہرطور، یریحو کی ازسرنو تعمیر کے خلاف لعنت واضح طور پر جیمز وائٹ کے ذریعے پوری ہوئی، اور 1863 کا جعلی چارٹ تیار کرنے والا شخص یوریاہ اسمتھ تھا۔ 1881 تک جنرل کانفرنس کے صدر ریویو اینڈ ہیرالڈ میں ایسے مضامین شائع کر رہے تھے جو بائبل کے کامل اختیار کے خلاف دلائل دیتے تھے، اور پھر اگلے سال یوریاہ اسمتھ نے روح نبوت کے اختیار کے خلاف حملہ شروع کیا۔

وہ بزرگ، جنہیں نگہبان سمجھا جاتا تھا، کھلے عام ایک ایسے حملے کی قیادت کر رہے تھے جو ملر کے خواب میں پیش کی گئی اور حبقوق کی دو تختیوں پر واضح کی گئی بنیادی سچائیوں پر حملے سے شروع ہوا۔ وہاں سے انہوں نے دو گواہوں—بائبل اور روح نبوت—پر حملہ شروع کر دیا۔ اسی عرصے میں (1880 کی دہائی کے اوائل)، صحت کے کام کے رہنما، جان ایچ۔ کیلوگ، نے کلیسیا کی قیادت میں ہمہ الہیت پر مبنی روح پرستی متعارف کرانی شروع کی۔ 1881 میں، جیمز وائٹ کو سپردِ خاک کیا گیا، اور سسٹر وائٹ کلیسیا کے تعلیمی، صحت اور سیاسی ڈھانچے کی قیادت کی بڑھتی ہوئی بغاوت کے بیچ میں تھیں۔

1856 میں جو پیغام آیا تھا—جو "سات زمانوں" کی بڑھی ہوئی روشنی تھا—اور لودیکیہ کے نام پیغام، دونوں کو رد کر دیا گیا تھا، اور خداوند کا ارادہ تھا کہ وہی پیغام 1888 میں مینیاپولس میں ہونے والی جنرل کانفرنس میں ایلڈر جونز اور ایلڈر ویگنر کے پیش کردہ پیغام کے ذریعے دوبارہ دہرایا جائے۔ ان کا پیغام کوئی نیا پیغام نہیں تھا، اور جب ان لوگوں کو جو ان کے پیغام کی مزاحمت کر رہے تھے سسٹر وائٹ نے مخاطب کیا، تو انہوں نے یہ نشان دہی کی کہ باغیوں کا یہ خیال تھا کہ جونز اور ویگنر کے پیغام کی ان کی مزاحمت دراصل پرانے سنگ میل—جو کہ پرانی بنیادیں بھی ہیں—کے دفاع کی اپنی ذمہ داری ادا کرنا ہے۔ ان کی بغاوت سے یہ ظاہر ہوا کہ 1888 تک وہ یہ سمجھنا چھوڑ چکے تھے کہ بنیادیں کیا ہیں—یعنی یہ کہ بنیادی سچائیاں مسیح کی راستبازی کی نمائندگی کرتی ہیں۔ سنگ میل

اور ولیم ملر کے قواعد کے تناظر میں انہوں نے کہا:

”ہمیں خود اپنے لیے یہ جان لینا چاہیے کہ مسیحیت کیا چیز ہے، حق کیا ہے، وہ ایمان کیا ہے جو ہمیں ملا ہے، اور بائبل کے قواعد کیا ہیں—وہ قواعد جو ہمیں اعلیٰ ترین اختیار کی طرف سے دیے گئے ہیں۔ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو کسی ایسی معقول وجہ کے بغیر ایمان رکھتے ہیں جس پر وہ اپنے ایمان کی بنیاد رکھ سکیں، اور معاملے کی سچائی کے بارے میں کافی ثبوت کے بغیر۔ اگر کوئی خیال پیش کیا جائے جو ان کی اپنی پہلے سے قائم شدہ آرا کے مطابق ہو، تو وہ فوراً اسے قبول کرنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔ وہ علت سے معلول تک استدلال نہیں کرتے، ان کے ایمان کی کوئی حقیقی بنیاد نہیں ہوتی، اور آزمائش کے وقت وہ پائیں گے کہ انہوں نے اپنی عمارت ریت پر کھڑی کی تھی۔“

جو شخص کلام مقدس کے بارے میں اپنی موجودہ نامکمل واقفیت پر مطمئن ہو بیٹھتا ہے اور اسے اپنی نجات کے لیے کافی سمجھتا ہے، وہ مہلک فریب میں آرام کر رہا ہے۔ بہت سے ایسے ہیں جو صحیفائی دلائل سے بخوبی مسلح نہیں ہیں، تاکہ وہ غلطی کو پرکھ سکیں اور اس ساری روایت پرستی اور خرافات کی مذمت کر سکیں جو سچائی کے نام پر تھوپی گئی ہیں۔ شیطان نے عبادت الہی میں اپنے افکار داخل کر دیے ہیں تاکہ مسیح کے انجیل کی سادگی کو بگاڑ دے۔ ایک بڑی تعداد جو موجودہ سچائی پر ایمان رکھنے کا دعویٰ کرتی ہے، نہیں جانتی کہ وہ ایمان کیا ہے جو ایک بار مقدسین کو سپرد کیا گیا تھا — تم میں مسیح، جلال کی امید۔ وہ سمجھتے ہیں کہ وہ پرانے سنگ میل کی حفاظت کر رہے ہیں، مگر وہ نیم گرم اورے پروا ہیں۔ انہیں معلوم نہیں کہ اپنے تجربے میں محبت اور ایمان کی حقیقی فضیلت کو کیسے شامل کریں اور اسے حقیقتاً اپنائیں۔ وہ بائبل کے گہرے طالب علم نہیں، بلکہ سست اورے توجہ ہیں۔ جب کلام مقدس کے مقامات کے بارے میں آرا کا اختلاف پیدا ہوتا ہے، تو جو لوگ مقصد کے ساتھ مطالعہ نہیں کرتے اور اس بارے میں فیصلہ کن نہیں ہوتے کہ وہ کیا مانتے ہیں، سچائی سے پھر جاتے ہیں۔ ہمیں سب پر یہ بات واضح کرنی چاہیے کہ الہی سچائی کی دل لگا کر تحقیق کرنا ضروری ہے، تاکہ وہ جانیں کہ وہ حقیقتاً جانتے ہیں کہ سچائی کیا ہے۔ بعض بہت علم کا دعویٰ کرتے ہیں اور اپنی حالت پر مطمئن رہتے ہیں، حالانکہ ان میں کام کے لیے کوئی زیادہ جوش نہیں، نہ خدا کے لیے زیادہ گرمجوش محبت، نہ ان جانوں کے لیے جن کے لیے مسیح نے جان دی — گویا انہوں نے کبھی خدا کو جانا ہی نہ ہو۔ وہ بائبل اس غرض سے نہیں پڑھتے کہ اس کی مغزیت اور فریبی کو اپنی جانوں کے لیے اپنا لیں۔ وہ یہ محسوس نہیں کرتے کہ یہ خدا کی آواز ہے جو ان سے ہم کلام ہے۔ لیکن اگر ہم نجات کی راہ سمجھنا چاہتے ہیں، اگر ہم آفتاب صداقت کی کرنیں دیکھنا چاہتے ہیں، تو ہمیں کلام مقدس کا مقصد کے ساتھ مطالعہ کرنا ہوگا، کیونکہ بائبل کے وعدے اور پیشین گوئیاں فدیہ کے الہی منصوبے پر جلال کی روشن کرنیں ڈالتی ہیں؛ لیکن یہ عظیم حقائق صاف طور پر سمجھ نہیں جاتے۔ دی 1888 میٹریلز، صفحہ 403۔

یہ بیان 1888 کے زمانے میں اس کی گواہی سے لیا گیا ہے، اور وہ نشان دہی کرتی ہے کہ باغی ریت پر بنیاد رکھ رہے ہیں، حالانکہ وہ اس سے خبر ہیں۔ وہ بیان کرتی ہے: "ایک بڑی تعداد جو موجودہ سچائی پر ایمان رکھنے کا دعویٰ کرتی ہے، نہیں جانتی کہ وہ ایمان کیا ہے جو ایک بار مقدسوں کو سپرد کیا گیا تھا—مسیح تم میں، جلال کی امید۔ وہ سمجھتے ہیں کہ وہ قدیم سنگ میل کی حفاظت کر رہے ہیں، لیکن وہ نیم گرم اورے پروا ہیں۔" وہ ان کی شناخت اب بھی لاودیکہ کی حالت میں کرتی ہے، کیونکہ وہ "نیم گرم" ہیں۔ اور وہ اس "ایمان" کی بھی نشاندہی کرتی ہے جو "ایک بار مقدسوں کو سپرد کیا گیا تھا—مسیح تم میں، جلال کی امید۔" مسیح صخرہ دہورے، اور صخرہ دہور کی حیثیت سے وہ ملر کے خواب کے جواہرات کی نمائندگی کرتا ہے۔

”انتباہ آچکا ہے: کسی ایسی چیز کو پرگز آنے نہ دیا جائے جو اُس ایمان کی بنیاد کو مضطرب کرے جس پر ہم اُس وقت سے تعمیر کرتے آئے ہیں جب 1842، 1843، اور 1844 میں یہ پیغام آیا۔ میں اِس پیغام میں شامل تھی، اور اُس وقت سے لے کر اب تک میں دنیا کے سامنے اُس نور کے ساتھ وفادار کھڑی رہی ہوں جو خدا نے ہمیں دیا ہے۔ ہمارا یہ ارادہ نہیں کہ ہم اپنے پاؤں اُس سکوے سے ہٹا لیں

جس پر وہ اُس وقت رکھے گئے تھے جب ہم روز بروز سنجیدہ دعا کے ساتھ خداوند کے طالب ہوتے، اور نور کی جستجو کرتے تھے۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ میں اُس نور کو ترک کر سکتی ہوں جو خدا نے مجھے دیا ہے؟ وہ ازلی چٹان کی مانند ہونا ہے۔ جب سے وہ مجھے دیا گیا ہے، وہی میری رہنمائی کرتا آیا ہے۔"
Review and Herald, April 14, 1903

وہ باغیوں کی ایک اہم حقیقت کی نشاندہی کرتی ہے، جو حزقی ایل کے قدیم مرد تھے، جب وہ کہتی ہے: "وہ سبب سے نتیجے تک استدلال نہیں کرتے۔" شریب سبب سے نتیجے تک استدلال کر نہیں سکتے یا کرنا نہیں چاہتے۔ 1888 کی جنرل کانفرنس کے اجلاس کا اثر اتنا بغاوت آمیز تھا کہ سسٹر واٹ نے چلے جانے کا ارادہ کر لیا، لیکن ان کے فرشتہ رہنما نے انہیں حکم دیا کہ وہ ٹھہری رہیں اور قورج، داتن اور ابیرام کی بغاوت کی متوازی تاریخ قلم بند کریں۔ قدیم مردوں کی بغاوت نتیجہ تھی، اور سبب یہ تھا کہ 1856 میں "سات اوقات" کی بڑھی ہوئی روشنی کے ساتھ آنے والے لاودکیہ کے پیغام کو رد کر دیا گیا، اور پھر یہ بات 1863 میں بنیادوں کے خلاف بغاوت تک بڑھ گئی، جس کے نتیجے میں پہلے بائبل اور پھر روح نبوت پر حملہ ہوا، اور ساتھ ہی کیلوگ کی روحانیت پرستی متعارف کرائی گئی۔

یقیناً قدیم زمانے کے مؤرخین نے تاریخ بھر میں بغاوت سے وابستہ سچائیوں کو کچرے، روایات، رسوم و رواج اور افسانوی حکایات کے پلندوں تلے دبا دیا ہے، کیونکہ اس قسم کی بغاوت میں شریک لوگ ہمیشہ ثبوت چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔

افسوس اُن پر جو اپنی مشورت خداوند سے چھپانے کے لیے گہری تدبیریں کرتے ہیں، اور جن کے کام اندھیرے میں ہوتے ہیں، اور وہ کہتے ہیں، ہمیں کون دیکھتا ہے؟ اور ہمیں کون جانتا ہے؟ اشعیاء
25:19

اس آیت میں جن مردوں سے یسعیاہ خطاب کرتا ہے، وہی ہیں جنہیں وہ "یروشلم میں اس قوم پر حکمرانی کرنے والے تمسخر کرنے والے مرد" کے طور پر شناخت کرتا ہے، اور یہ وہی بزرگ ہیں جنہیں حزقی ایل باب آٹھ میں قوم کے نگہبان ہونا تھا۔ حزقی ایل کی گواہی میں، دوسرے مکروہ کام کے وقت، جو ایڈونٹسٹ تحریک کی دوسری نسل کی نشان دہی کرتا ہے، وہ ان سوالات کا جواب دیتے ہیں جو یسعیاہ کے تمسخر کرنے والے مرد پوچھتے ہیں، کیونکہ وہ کہتے ہیں، "خداوند ہم کو نہیں دیکھتا؛ خداوند نے زمین کو ترک کر دیا ہے" (حزقی ایل 8:12)۔

ان تاریخی تحریف کاروں پر "ہلاکت" کا اعلان کیا گیا ہے جو اس بغاوت کی حقیقت پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں جو 1888 تک لے گئی اور اسی سال وقوع پذیر ہوئی۔

ہم اس مطالعے کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

مجھے آپ سے مینیاپولس کے اجلاسوں کے حوالے سے بات کرنی ہے۔ ایک موقع پر میں نے اجلاس چھوڑ دینے کا فیصلہ کیا، کیونکہ میں نے وہ سخت مخالفانہ روح دیکھی اور محسوس کی جو وہاں چھائی ہوئی تھی۔ میں ایک لمحے کے لیے بھی اُس روح کو تسلیم نہ کر سکا جو حاکمانہ قوت کے ساتھ بھائی مورین اور بھائی نکولا پر اثر انداز ہو رہی تھی۔ مجھے ایک لمحے کے لیے بھی اس میں شبہ نہیں کہ آپ کس قسم کی روح کے زیر اثر تھے۔ یقیناً وہ خدا کی روح نہ تھی، اور کہیں آپ اس فریب میں پڑے نہ رہیں، اسی لیے میں اب آپ کو لکھ رہا ہوں۔

جب میں نے یہ فیصلہ کر لیا کہ میں مزید مینیاپولس میں نہیں ٹھہرنا، اس کے اگلے روز کی رات، خواب یا رات کے رؤیا میں—مجھے یقینی طور پر معلوم نہیں تھا کہ کون سا—ایک بلند قامت اور باوقار شخصیت میرے پاس ایک پیغام لے کر آئی اور اس نے مجھے یہ ظاہر کیا کہ یہ خدا کی مرضی ہے کہ میں اپنے فرض کی جگہ پر قائم رہوں، اور یہ کہ خود خدا میرا مددگار ہوگا اور مجھے سنبھالے رکھے گا تاکہ میں وہ باتیں کہوں جو وہ مجھے عطا کرے۔ اس نے کہا، 'اس کام کے لیے خداوند

نے تمہیں قائم کیا ہے۔ اس کے ابدی بازو تمہارے نیچے ہیں۔ اسی اجلاس سے زندگی یا موت کے لیے فیصلے صادر ہوں گے؛ یہ نہیں کہ کسی کو ہلاک ہونا لازم ہے، بلکہ روحانی تکبر اور خوداعتمادی دروازہ بند کر دیں گے تاکہ یسوع اور اُس کے پاک روح کی قدرت داخل نہ ہونے پائے۔ انہیں دھوکے سے نکل آئے، توبہ کرنے، اپنے گناہوں کا اقرار کرنے، اور مسیح کے پاس آ کر تبدیل ہو جانے کا ایک اور موقع دیا جائے گا تاکہ وہ انہیں شفا دے۔

اس نے کہا، 'میرے پیچھے آؤ۔' میں اپنے رہنما کے پیچھے چل پڑا اور وہ مجھے ان مختلف گھروں تک لے گیا جہاں برادران نے اپنے مسکن بنائے تھے، اور اس نے کہا، 'یہاں کہی گئی باتیں سنو، کیونکہ وہ کتاب محفوظات میں لکھی ہوئی ہیں، اور یہ باتیں ان سب پر مجرم ٹھہرانے والی قوت رکھیں گی جو اس کام میں کردار ادا کرتے ہیں، اور یہ کام بالا سے آئے والی حکمت کی روح کے مطابق نہیں بلکہ اس روح کے مطابق ہے جو بالا سے نازل نہیں ہوتی بلکہ نیچے سے ہے۔'

میں نے ایسے الفاظ سنے جو انہیں ادا کرنے والے ہر ایک کے لیے شرمندگی کا باعث ہونے چاہئیں تھے۔ طنزیہ جملے ایک سے دوسرے کو پہنچائے جا رہے تھے، اپنے بھائی A. T. Jones, E. J. Waggoner، اور Willie C. White، اور خود میرا مذاق اڑاتے ہوئے۔ میری حیثیت اور میرے کام پرے روک ٹوک تبصرے ان لوگوں نے کیے جو دراصل خدا کے حضور اپنی جانوں کو فروتن کرنے اور اپنے دلوں کو درست کرنے کے کام میں مشغول ہونے چاہئیں تھے۔ گویا انہیں اپنے بھائیوں اور ان کے کام سے متعلق موبوم زیادتیوں اور خیالی تعبیرات پر کڑھتے رہنے میں ایک کشش محسوس ہوتی تھی، جن کی حقیقت میں کوئی بنیاد نہ تھی، اور شکاکیت، سوال اٹھانے اور اعتقادی کے نتیجے میں شبہ کرنے، تلخ باتیں کہنے اور لکھنے میں بھی۔

"میرے رہنما نے کہا، 'یہ بات کتابوں میں یسوع مسیح کے خلاف درج ہے۔ یہ روح مسیح کی روح، یعنی حق کی روح، کے ساتھ ہم آہنگ نہیں ہو سکتی۔ وہ مزاحمت کی روح سے مخمور ہیں اور انہیں اتنا ہی کم علم ہے جتنا ایک شرابی کو کہ کون سی روح ان کے الفاظ یا ان کے اعمال کو قابو میں رکھتی ہے۔ یہ گناہ خاص طور پر خدا کی ناراضی کا موجب ہے۔ یہ روح حق اور راستبازی کی روح سے اتنی ہی کم مشابہت رکھتی ہے جتنی وہ روح جس نے یہودیوں کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ شک و تنقید کے لیے گٹھ جوڑ کریں اور مسیح، جو دنیا کے فدیہ دہندہ ہے، پر جاسوس بن جائیں۔

میرے رہنما نے مجھے بتایا کہ مسیح سے عاری گفتگو—وہ بازاری باتیں جو ان الفاظ کے پیچھے کارفرما روح کی گواہی دیتی تھیں—پر ایک گواہ موجود تھا۔ جب وہ اپنے کمروں میں داخل ہوئے تو بد فرشتے بھی ان کے ساتھ آ گئے، کیونکہ انہوں نے روح مسیح پر دروازہ بند کر دیا تھا اور اُس کی آواز سننا نہ چاہا۔ خدا کے حضور دل کی عاجزی نہ تھی۔ دعا کی آواز شاذ و نادر ہی سنائی دیتی تھی، مگر تنقید، مبالغہ آمیز بیانات، فرضیات اور قیاس آرائیاں، حسد، جلن، بدگمانی اور جھوٹے الزام رائج تھے۔ اگر ان کی آنکھیں کھل جاتیں تو وہ وہ چیز دیکھ لیتے جو انہیں چونکا دیتی—بد فرشتوں کی شادمانی۔ اور وہ ایک نگہبان کو بھی دیکھتے جس نے ہر لفظ سنا تھا اور ان الفاظ کو آسمانی کتابوں میں درج کیا تھا۔

مجھے پھر یہ بتایا گیا کہ اس وقت عقیدتی نکات پر موقف کے بارے میں کوئی فیصلہ کرنا، یہ طے کرنا کہ سچائی کیا ہے، یا منصفانہ تحقیق کی کسی روح کی توقع رکھنا بے سود ہوگا، کیونکہ ایک گٹھ جوڑ قائم کر لیا گیا تھا کہ انہوں نے جو بھی نکتہ یا موقف قبول کیا تھا، اُس میں کسی قسم کی فکری تبدیلی کی اجازت نہ دی جائے، بالکل اسی طرح جیسے یہودیوں نے بھی اجازت نہیں دی تھی۔ میرے رہنما نے مجھ سے بہت کچھ کہا جسے لکھنے کی مجھے اجازت نہیں ہے۔ میں نے اپنے آپ کو بستر پر سیدھا بیٹھا پایا، غم اور کرب کی کیفیت میں، اور ساتھ ہی ایک پختہ عزم کے ساتھ کہ میں اجلاس کے اختتام تک اپنے فرض کے مورچے پر قائم رہوں اور پھر خدا کی روح کی ہدایت کا انتظار کروں جو مجھے بتائے کہ مجھے کیسے آگے بڑھنا ہے اور کون سا راستہ اختیار کرنا ہے۔ 1888 کے مواد، 277، 278۔

